۱۶۰واں باب

جنگِ خندق پر اللہ تعالیٰ کا بیانیہ

سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب [۳۳-۲۱ اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اور ۲۲ وَ مَنۡ یَّقۡنُتۡ]

آیات ۹ تا ۲۰

ضعیف الایمان مسلمانوں کا گمان کہ دشمن کہیں چھپا ہوا ہے	۹۶
مشرکین کی افواج کی قیادت	۹۷
اللہ کے مسلمانوں پر احسان پر احسان	۹۷
جنگِ خندق پر اللہ تعالیٰ کا بیانیہ [سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب آیات ۹-۲۷]	۹۸

۱۶۰واں باب

جنگِ خندق پر اللہ تعالیٰ کا بیانیہ

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب [۳۳-۲۱ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ]

نزولی ترتیب پر ۱۱۴ویں تنزیل، ۲۱ویں پارے میں سورۃ نمبر ۳۳ [آیات ۹-۲۰]

ضعیف الایمان مسلمانوں کا گمان کہ دشمن کہیں چھپا ہوا ہے

دوسرے رکوع [آیات ۹ تا ۲۰] میں غزوۂ احزاب پر تبصرہ ہے اور یہ بیان کہ منافقین کا یہ خیال کہ دشمن کی متحدہ فوجیں کہیں قریب میں چھپی ہیں جو کسی بھی وقت یثرب پر حملہ کر سکتی ہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ آیات بس جنگِ خندق ختم ہوتے ہی جیسے ہی آپ مدینے واپس پہنچے ہیں اُسی وقت نازل ہوئی ہیں، کیوں کہ اس نوع کے خیالات کا گزر ظاہر ہے خندق کے پار افواج کے بھاگ جانے کے بعد اور محاصرے سے قبل ہی ہو سکتا تھا۔ یوں یہ آیات غزوہ خندق پر اوّلین بیانیہ ہے۔ اِن آیات میں (یا اِس خطبے میں) غزوۂ بنی قریظہ پر کوئی تبصرہ نہیں فرمایا گیا ہے۔ یہ اس بات کی کھُلی علامت ہے کہ یہ آیاتِ مبارکہ اُس ہی دن نازل ہوئی ہیں جس صبح، طوفانِ شب کے بعد آپؐ نے خندق کے پار میدان کو صاف دیکھا تھا، کیوں کہ سہ پہر سے تو غزوہ بنو قریظہ شروع ہو چکا تھا۔

سورہ مبارکہ کے اس دوسرے خطبے کا آغاز اللہ تعالیٰ اپنے اُس احسان کو یاد دلاتے ہوئے کرتے ہیں جو اُنھوں نے جنگِ خندق میں مسلمانوں پر کیا۔ مدینے کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے مدینے کے ہر جانب سے افواج جمع ہو کر چڑھ دوڑی تھیں، یہود اور قریش کا مسلمانوں سے براہ راست مفادات کا ٹکراؤ تھا، قریش کی حرم پر سے لیڈری خطرے میں تھی کیوں کہ مسلمانوں کا دعویٰ تھا کہ ابراہیم علیہ السلام کے وہ اصل وارث ہیں۔ یہود نبوت کا اپنے آپ کو یعنی بنی اسرائیل کو تنہا وارث جانتے تھے، انھیں یہ بات گوارا نہیں تھی کہ نیا نبی بنی اسمٰعیل میں سے آجائے۔ یہود اس غصے میں بھی تھے کہ صدیوں سے جمے ہوئے قینقاع اور بنو نضیر کو مسلمانوں نے شہر بدر کر دیا تھا۔ ایک اہم بات یہ بھی تھی کہ قریش اور یہود دونوں کو کامل یقین تھا کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اُن کی دشمنی خالصتاً عصبیت اور موجودہ قیادت کے اس خوف کی بنا پر تھی کہ قیادت بالکلیہ محمد ﷺ اور آپؐ کے اوّلین جاں نثاروں کو منتقل ہو جائے گی۔ متحدہ افواج میں باقی جتنے بھی دیگر قبائل کو وہ اپنے ساتھ لائے تھے وہ

بنیادی طور پر لوٹ مار کے چکر میں تھے اور اُنھیں مسلمانوں سے یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر وہ پورے حجاز پر چھا گئے تو اُن کی صحرائی آزادی ختم ہو جائے گی اور ایک حکومت کے نیچے رہ کر وہ لوٹ مار کو اپنا پیشہ نہیں بنا سکیں گے اور نہ ہی اپنے علاقوں پر اُن کا وہ کامل کنٹرول رہے گا جو اُنھیں آج حاصل ہے۔ اس ہئیت ترکیبی سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ افواج میں وہ جوش نہیں تھا جو ایک مقصد میں لڑنے والوں میں ہوتا ہے۔

مشرکین کی افواج کی قیادت

افواج یہ سوچ کر آئی تھیں کہ کوئی مشکل مرحلہ نہیں ہو گا۔ اُن کو اپنی تعداد اور اپنے وسائل پر بڑا غرور تھا، مسلمانوں کی جانب سے کسی قسم کی مزاحمت کی کامیابی کا اُن کے خیال میں کوئی نقشہ ہی نہیں تھا۔ خندق کو دیکھتے ہی اور پھر ہریالی کے نام نشان نہ ہونے نے اُنھیں ایک دم پریشان کر دیا۔ سب ایک دوسرے پر تکیہ کر رہے تھے کہ کس طرح خندق کو پار کریں، کوئی آگے بڑھ کر خندق پر دباؤ ڈالنے کی زحمت نہیں کر رہا تھا۔ قیادت بکھری ہوئی مختلف قبیلوں میں تھی، کسی ایک لیڈر میں مرکوز نہیں تھی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی تھی کہ آغاز میں اُنھوں نے خندق کو ناقابلِ عبور سمجھا، جب کہ اُنھوں نے بعد میں جان لیا کہ خندق پار کرنا مشکل ضرور ہے مگر ناقابلِ عبور ہرگز نہیں! خندق پر پورے پورے دن اُس کے پورے طول میں وہ دباؤ جو اُنھوں نے آخری دو چار دنوں میں ڈالا اگر پہلے روز سے ڈالتے اور اپنی عددی برتری کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے تھکے ہوئے تیر اندازوں کے دستے، تازہ دم دوسرے دستوں سے مستقل ہر چند گھنٹوں میں تبدیل کرتے رہتے اور رات کو بھی کسی طور الاؤ روشن کر کے مسلمانوں کو مصروف رکھنے کی کوشش کرتے تو ہزار سے کم لوگ اس دباؤ کو پانچ چھ روز سے زیادہ برداشت نہ کر پاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے متحدہ افواج کو نہ جوش دیا تھا اور نہ ہی اُن میں وحدت عملی اور فکری ہم آہنگی تھی اور باوجود بڑے عقل مند ہونے کے اللہ نے اُن سے دانش نام کی چیز بالکلیہ چھین لی تھی۔ اگرچہ مسلمانوں میں منافقین اُن کے لیے یقیناً جاسوسی کر رہے ہوں گے لیکن وہ بھی بہت ڈرے ہوئے تھے۔ جب کہ ایمانی قوت سے مالا مال دشمن کی صفوں میں موجود مسلمانوں کے مخبر زیادہ موثر تھے۔

اللہ کے مسلمانوں پر احسان پر احسان

یہ سب کچھ اللہ کا احسان تھا کہ وہ اچھا آغاز نہیں کر سکے اور پھر اُنھوں نے بنو قریظہ پر تکیہ کیا جو کسی طور پہلے آمادہ نہیں تھے کہ اُنھیں تو محمد صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہی رہنا تھا، جب آمادہ ہو گئے تو مسلمانوں کے چکر (Trap) میں بڑی آسانی سے آگئے۔ تمام امور کے اوقات مسلمانوں کے حق میں گئے اور متحدہ افواجِ کفار کے خلاف گئے۔ اور آخر

کار اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے بھیجا گیا ہوا کا طوفان اور فرشتوں کا لشکر جو کھانے کی دیگوں کو اُلٹتا اور خیموں کی طنابوں کو کاٹ کر شامیانون کو غباروں کی طرح اُڑا رہا تھا۔ تیروں سے زخمی ڈری سہمی، اور پست ہمت (demoralized) فوج کو ذہنی طور پر سوائے گھروں کی طرف بھاگنے کے کچھ اور سجھا ہی نہیں رہا تھا۔

سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب [۳۳-۲۱ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ] [آیات ۹-۲۷]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۙ﴿۹﴾ اِذْ
جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ
مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ
الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ
زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَ اِذْ يَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ
قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا
مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ يَسْتَاْذِنُ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا
عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا
فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ
اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا
تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾

اے ایمان والو، اللہ کے اُس فضل واحسان کو یاد کرو جو تم پر کیا گیا، جب فوجیں تم پر چڑھ آئیں، تو ہم نے اُن پر ایک طوفانی ہوا اور تم کو نظر نہ آنے والا لشکر بھیج دیا اور اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا جو تم کر رہے تھے ﴿۹﴾ جب وہ اُوپر سے اور نیچے سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب دہشت سے آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے، اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے ﴿۱۰﴾ اُس دن ایمان لانے والے، ایمان کی صداقت کے ایک امتحان میں خوب آزمائے گئے اور بُری طرح جھنجھوڑ دیئے گئے ﴿۱۱﴾ اور جب منافقین اور وہ لوگ، جن کے دلوں میں روگ تھا، برملا باتیں بنانے لگے کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ نے جو وعدے کیے سوائے فریب کے کچھ نہ نکلے! ﴿۱۲﴾ جب اُن منافقین کے درمیان سے ایک گروہ نے کہا کہ اے اہلِ یثرب، تمھارے لیے اب یہاں مزید ٹھہرنے کا کوئی جواز نہیں ہے، واپس چلو اور پھر ان کا ایک فریق نبیؐ سے یوں بولا کہ ہمارے گھر خطرے میں ہیں، حالاں کہ وہ کسی خطرے میں نہ تھے، دراصل وہ محاذِ جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے ﴿۱۳﴾ اگر اطراف سے حملہ ہوتا اور اُس وقت ان کو دعوت ملتی تو یہ ہر گز دیر نہ کرتے مگر تھوڑی سی اور فتنے میں جا کودتے ﴿۱۴﴾

اے ایمان والو، اللہ کے اُس فضل واحسان کو یاد کرو جو ابھی حال ہی میں برپا ہونے والی جنگ ِاحزاب میں اُس نے تم پر کیا، جب دل بادل فوجیں تم پر چڑھ آئیں، تو ہم نے اُن پر ایک تہہ و بالا کر دینے والی طوفانی ہوا اور تم کو نظر نہ آنے والا اُن کی صفوں کو تتر بتر کر کے رکھ دینے والا فرشتوں کا لشکر بھیج دیا اور اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا جو تم لوگ اس وقت کر رہے تھے۔

یاد کرو، جب وہ اُوپر سے اور نیچے سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب دہشت سے آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے، اور تم لوگ اللہ کی جانب سے مدد کے آنے کے کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ اُس دن ایمان لانے والے، ایمان کی صداقت کے ایک امتحان میں خوب آزمائے گئے اور بُری طرح جھنجھوڑ دیئے گئے۔ اور یاد کرو وہ وقت جب منافقین اور وہ سارے لوگ، جن کے دلوں میں ہمارے وعدوں پر شک کا روگ تھا، برملا مایوسی پھیلانے والی باتیں بنانے لگے کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ نے جو وعدے کیے سوائے فریب کے کچھ نہ نکلے! جب اُن منافقین کے درمیان سے ایک گروہ نے تمھارے قدم اکھاڑنے کے لیے انصارِ مدینہ کو یہ کہہ کر ورغلایا کہ اے یثرب کے باسیو، تمھارے لیے اب یہاں مزید ٹھہرنے کا کوئی جواز نہیں ہے، واپس چلو اور پھر بھیگی بلی بنے ان کا ایک فریق طلبِ رخصت کے لیے نبیؐ سے یوں بولا کہ ہمارے گھر خطرے میں ہیں، حالاں کہ وہ ہرگز کسی خطرے میں نہ تھے، دراصل وہ تم کو اکیلا چھوڑ کر مایوسی پھیلانے کی مہم کی کامیابی کے لیے محاذِ جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے۔ مدینے پر اگر اُس کے اطراف سے دشمن کا حملہ ہوتا اور اُس وقت دشمن اِن ایمان و اسلام کا دعویٰ کرنے والے منافقوں کو اہلِ ایمان کو کچلنے کے لیے ارتداد کی اور حلیف بننے کے فتنے میں مبتلا ہونے کی دعوت دیتا تو یہ ہرگز دیر نہ کرتے مگر تھوڑی سی محض رسماً اور تکلفاً اور فتنے میں بخوشی جا کودتے۔

وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ⑮	حالاں کہ اس سے پہلے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ پیٹھ نہ دکھائیں گے، اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کی جواب دہی تو اِن کو کرنی ہے ﴿۱۵﴾

حالاں کہ ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ کے رسولؐ کے پیش کردہ اعلامیے وضوابط کے مطابق اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ دشمن کو پیٹھ نہ دکھائیں گے، اور یہ لوگ ہرگز نہ بھولیں کہ اللہ سے کیے ہوئے عہد کی جواب دہی تو ایک دن اِن کو کرنی ہے۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ
مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ
يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَ
الْقَآىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَ لَا
يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً
عَلَيْكُمْ ۚۖ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ
يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ
الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ
اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا
فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ
يَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ
اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ
عَنْ اَنْۢبَآىِٕكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا
قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ ع ۲۶

اے نبیؐ! ان سے کہو، اگر تم موت سے یا قتل ہونے سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمھارے لیے کچھ بھی مفید نہ ہو گا۔ اگر بچ سکے تو بھی قلیل ہی وقت کے لیے مزے لے سکو گے ﴿۱۶﴾ ان سے کہو، کون ہے جو تمھیں اللہ سے بچا سکتا ہو اگر وہ تم کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی رحمت کرنا چاہے؟ اور یہ سوائے اللہ کے اپنے لیے کوئی حامی و مددگار نہیں پا سکتے ﴿۱۷﴾

یقیناً اللہ تمھارے درمیان اِن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو رکاوٹیں ڈالنے والے تھے اور جو اپنے بھائیوں کو یہ کہہ رہے کہ تم ہماری طرف آجاؤ، جنھوں نے لڑائی میں حصہ لیا بھی ہے تو بس ذرا سا ﴿۱۸﴾ یہ لوگ تمھارے لیے بڑے تنگ دل ہیں۔ جب کوئی خطرہ سامنے آجاتا ہے تو خوف سے آنکھیں تمھاری طرف اس طرح گردش کرتی ہیں جیسے کسی پر عالمِ نزع میں غشی طاری ہو رہی ہو، مگر جب خطرہ ٹل جاتا ہے تو یہی لوگ مال کے لالچ میں اپنی تیز زبانوں سے بڑے جوہر دکھاتے ہیں۔ یہ ایمان نہیں لائے ہیں، اسی لیے اللہ نے ان کے سارے اعمال ضائع کر دیے اور یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۱۹﴾ یہ گمان کر رہے ہیں کہ دشمن کے لشکر ابھی گئے نہیں ہیں، اور اگر وہ پھر حملہ آور ہو جائیں تو ان کی خواہش ہے کہ یہ خود کہیں بدوؤں کے پاس دیہاتوں میں چلے جائیں۔ اور تمھاری خیریت دریافت کرتے رہیں۔ اور اگر تمھارے ساتھ ہوں گے بھی تو جنگ میں برائے نام ہی حصہ لیں گے ﴿۲۰﴾ ع

اے نبیؐ! ان سے کہو، اگر آج تم دشمن کی فوجوں کو دیکھ کر موت سے یا قتل ہونے سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمھارے لیے کچھ بھی مفید نہ ہوگا۔ اگر بچ سکے تو بھی قلیل ہی وقت کے لیے زندگی کے مزے اُڑا سکو گے، ایک دن تو آخر مرنا ہے

ان سے کہو، کون ہے جو تمھیں اللہ کے مقابل آکر اُس کے غصّے سے بچا سکتا ہوا گروہ تم کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا اتنا طاقتور ہو کہ اللہ تم پر کوئی رحمت کرنا چاہے تو اُسے رحم نہ کرنے دے؟ یہ اللہ سے غافل احمق لوگ ساری کائنات میں سوائے ایک اللہ کے اپنے لیے کوئی حامی و مددگار نہیں پا سکتے۔

یقیناً اے ایمان والو، منافقین کا یہ گمان غلط ہے کہ وہ اللہ اور اہلِ ایمان سے چھپے رہیں گے، اللہ تمھارے درمیان اِن جھوٹے، بزدل اور فریب کار لوگوں کو خوب جانتا ہے جو چڑھ آنے والے دشمن سے لڑی جانے والی جنگ کے کاموں میں رکاوٹیں ڈالنے والے تھے اور جو اپنے بھائیوں کو یہ کہہ کر اُکساتے رہے کہ تم بھی ہماری طرف آجاؤ اور مزے سے آرام کرو، جنھوں نے لڑائی کے کاموں میں حصہ لیا بھی ہے تو بس اتنا کہ نام گنوانے کے لیے کچھ ذرا سا کر دکھایا، یہ لوگ تمھارے ساتھ تعاون میں بڑے تنگ دل ہیں۔ جب کوئی خطرہ سامنے آجاتا ہے تو خوف سے پتھرائی ہوئی آنکھیں تمھاری طرف اس طرح گردش کرتی ہیں جیسے کسی مرنے والے پر عالمِ نزع میں غشی طاری ہو رہی ہو، مگر جب خطرہ ٹل جاتا ہے تو یہی لوگ مالِ غنیمت اور انعام کے لالچ میں اپنی تیز زبانوں سے عالی شان گفتگو کے بڑے جوہر دکھاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ نام نہاد معاشرتی دباؤ میں ناچار مسلمان ہرگز ایمان نہیں لائے ہیں، اسی لیے اللہ نے ان کے سارے نیک اعمال بھی ضبط کر کے کالعدم (null and void) کر دیے وہ سب ضائع ہوگئے اور یہ بڑا مناسب کام اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ انھیں یقین نہیں آرہا کہ اللہ نے تمھاری مدد کی ہے اور دل بادل ہر جانب سے چڑھ آنے والے لشکروں کو تتر بتر کر کے بھگا دیا ہے۔ یہ گمان کر رہے ہیں کہ دشمن کے لشکر ابھی گئے نہیں ہیں، اور اگر وہ پھر حملہ آور ہو جائیں تو ان کی خواہش ہے کہ ایسے خطرناک موقع پر یہ کہیں ریگستانی بدوؤں کے پاس دیہاتوں میں چلے جائیں۔ اور وہیں سے تمھاری خیر خیریت دریافت کرتے رہیں۔ اور اگر تمھارے ساتھ ہوں گے بھی تو جنگ میں برائے نام ہی حصہ لیں گے۔ ۲۶

الحمدللہ، ۲۸ رمضان المبارک، مسجد الحمد، اُٹاوہ سوسائیٹی، کراچی